Date:

سوال نمبر2:

اس بات کی وضاحت کریں کہ اسلام نے بنی نوع انسان کو ایک منفرد وقار عطا کیا ہے۔

1. تعارف:

اسلام کے انسانی حقوق کا تصور انسان کی تکریم اور وقار پر مبنی ہے اس حوالے سے قرآن میں واضح ارشاد ہے

ولقد کرمنا بنی آدم (بنی اسرائیل)

ترجمہ: "اور ہم نے اولادِ آدم کو عزت عطا کی۔"

حقوق حق کی جمع ہے اس کے مقابلے میں فرائض ہوتے ہیں اسلام نے حقوق کے مقابلے میں فرائض کی اہمیت پر زور دیا ہے مغرب میں انسانی وقار اور حقوق کا آغاز میگنا کارٹا سے ہوا۔ آج ضرورت اس امر کی ہے کہ اسلام کے حقوق و فرائض کے تصور اور مغرب کے حقوق و فرائض کے تصور کے مشترکات پر مبنی ایک لائحہ عمل تیار کیا جائے۔

2. قرآن و سنت کی روشنی میں انسانی حقوق کا آغاز و ارتقاء:

Date:

انسانی حقوق کے
حوالے سے اسلام
کے اہم دستاویزات

↓ میثاقِ مدینہ
↓ خطبہ فتح مکہ
↓ خطبہ حجۃ الوداع

اسلام کا بنی نوع انسان کو عطا کردہ منفرد وقار:

ذیل میں بیان کیے گئے حقوق کے ذریعے اسلام نے بنی نوع انسان کو منفرد وقار عطا کر دیا ہے۔

(i. جان، مال اور عزت کی حفاظت کا حق:

زمانہ جاہلیت میں کسی انسان کی بھی جان، مال اور عزت کا احترام نہیں کیا جاتا تھا جبکہ آپ ﷺ نے خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا:

ترجمہ: "تمہاری جانیں، اموال اور عزتیں ایسے محترم ہیں جیسے آج کا یہ دن، یہ مہینہ اور یہ جگہ۔"

قرآن مجید میں اس حوالے سے ارشاد ہے۔

ترجمہ: "جس نے کسی انسانی جان کو (بغیر وجہ کے) قتل کیا گویا اس نے پوری انسانیت کا قتل کیا۔"

2. انسانی تکریم کا حق:

جان اور مال کے تحفظ کے بعد دو اہم حق اسلام نے انسانیت کو عطا کیا ہے وہ انسانی تکریم کا حق ہے انسانی وقار اور تکریم کی بات سب سے پہلے اسلام نے کی۔

3. معاشرتی مساوات کا حامل دین:

انسانی تکریم کا نتیجہ معاشرتی مساوات کی صورت میں نکلتا ہے انسانی وقار کا سب سے اہم رکن معاشرتی انصاف ہے اسلام کی آمد نے تمام لسانی قبائلی تفاخر کا خاتمہ کر دیا۔ قرآن مجید میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

ترجمہ: اور ہم نے تم سب کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہیں مختلف قبیلوں میں تقسیم کیا تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو اور اللہ کے نزدیک سب سے عزت والا وہ ہے جو تم سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا ہے۔

4. عدل و انصاف کی فراہمی:

Date:

انسانی وقار کے تحفظ کی یقین دہانی عدل و انصاف کی فراہمی سے ہی کی جا سکتی ہے قرآن مجید میں عدل و انصاف کے بارے میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے

اعدلو ھو اقرب للتقویٰ ہ

ترجمہ: "عدل کرو یہ تقویٰ کے قریب ہے۔"

د. شخصی آزادی اور غلامی سے نجات:

انسانی وقار شخصی آزادی پر مبنی ہے اسلام نے انسانوں کو ایک دوسرے کی غلامی سے نکال کر اللہ کی غلامی میں دے دیا اور انسانوں کو شخصی آزادی فراہم کر دی۔ اس حوالے سے حضرت عمرؓ کا قول درج ذیل ہے۔

ترجمہ: تم نے کب سے انسانوں کو اپنا غلام بنا لیا جب کہ ان کی ماؤں نے تو انہیں آزاد پیدا کیا تھا۔

ہ. حصول تعلیم کا حق:

انسانی شعور کے بغیر انسانی وقار کی ممکن ہی نہیں ہو سکتی۔ اور انسانی شعور

Date:

تعلیم کے بغیر ممکن نہیں اس لئے اسلام
نے سب سے بڑا اور بنیادی حق جو
انسانیت کو عطا کیا ہے وہ تعلیم کا حق
ہے قرآن مجید میں ارشادِ ربانی ہے

اقراء باسم ربک الذی خلق ٥

ترجمہ: "پڑھ اپنے رب کے نام سے جس
نے انسان کو پیدا کیا۔"

**طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم
ومسلمہ ٥**

ترجمہ: "علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد
اور عورت پر فرض ہے۔"

7. **مذہبی آزادی کا حق:**

اسلام دنیا کا وہ واحد مذہب ہے
جو مسلمانوں کے ساتھ ساتھ غیر مسلموں
کو بھی حقوق فراہم کرتا ہے اور ان کے
حقوق کی بلا تفریق حفاظت بھی کرتا ہے
قرآن مجید میں اس حوالے سے ارشاد
ہے

لا اکراہ فی الدین (البقرہ)

ترجمہ: "دین کے معاملے میں جبر
نہیں۔"

Date:

ایک اور جگہ اسی حوالے سے ارشاد ہے

لکم دینکم ولی دین ۝

ترجمہ: تمہارا دین تمہارے لئے اور ہمارا دین ہمارے لئے۔

3. عزت اور ذلت کا حق:

اسلام نے عزت اور ذلت دینے کا اختیار اللہ تعالیٰ کے پاس ہے کسی بھی انسان کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ کسی کو ذلیل و رسوا کرے قرآن پاک میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

و تعز من تشاء و تذل من تشاء۔

مفہوم: عزت اور ذلت اللہ کے ہاتھ میں ہے۔

4. مغرب میں انسانی حقوق، مادر وقار کا آغاز و ارتقاء:

1. قدیم مغربی تہذیب میں انسانی حقوق کا آغاز:

قدیم مغربی تاریخ کے مطابق انسانی حقوق کے شواہد روم سے ملتے ہیں اس کے علاوہ ایتھنز میں بھی شہریوں کو پارلیمنٹ میں شرکت کی اجازت تھی۔

Date:

(ب). جدید مغربی تاریخ:

جدید مغربی تاریخ میں دیکھیں تو امریکہ، انگلستان اور فرانس نے انسانی حقوق کی فراہمی کے لیے قانونی کام کیا۔

برطانیہ: (1219) میں میگنا کارٹا اور 1869 بل آف رائٹس کے ذریعے شہریوں کو حقوق دیئے گئے۔

فرانس: فرانس میں انقلاب فرانس کے بعد شہریوں کو مختلف آزادیاں فراہم کی گئیں۔

5. دورِ حاضر میں انسانی وقار کی فراہمی میں اقوامِ متحدہ کا کردار:

اقوام متحدہ نے انسانی وقار کے تحفظ کے لیے درج ذیل اعلامیے پاس کیے۔ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے 10 دسمبر 1948 کو عالمی انسانی حقوق کا اعلامیہ (Universal Declaration on Human rights) واضح اکثریت سے پاس کیا۔

اس کے علاوہ کئی کنونشنز بھی پاس کیے جن کو ذیل میں بیان کیا گیا ہے۔

ا۔ جرم نسل کشی کی روک تھام اور سزا کا کنونشن 1948

(Convention to prevent and punishment the crime of genocide 1948)

Date:

۸۔ عورتوں کے سیاسی حقوق کا کنونشن (1952ء)
(Convention on Women Political Rights 1952)

۹۔ انسدادِ غلامی کا سپلیمنٹری کنونشن (1956ء)
(Supplementary Convention on the Abolition of Slavery)

۱۰۔ تمام اقسام کے نسلی امتیازات کے خاتمہ کا بین الاقوامی کنونشن (1965ء)
(International Convention on the Elimination of All Form of Racial Discrimination)

خلاصہ بحث:

اسلام نے تمام طبقات کے حقوق کا تحفظ کیا ہے خواہ وہ خواتین ہوں یا غیر مسلم انسانی حقوق کا علمبردار کرنے والے اہلِ مغرب نے انسانی حقوق کا آغاز (1219) میں میگنا کارٹا سے کیا جبکہ اسلام نے آج سے صدیوں پہلے انسانیت کو وہ تمام حقوق عطا کر دیئے تھے جو انسانی وقار کے لیے اہم تھے پس اسلام کا انسانی حقوق کے تصور کا نظریہ باہمی احترام، عزت اور وقار پر مشتمل ہے۔ پس اسلام ہی انسانی وقار کا حقیقی ضامن ہے۔

(۱)

واضح کریں کہ اسلامی معاشرے میں تزکیہ نفس کی کیا اہمیت ہے؟

۱. **تعارف:**

(۱۰) اللہ تعالیٰ نے انسان کے نفس کو یوں بنایا ہے کہ اس میں نیکی اور برائی دونوں متوازن مقدار میں ڈال دی ہے اور پھر انسان کو یہ اختیار دیا کہ وہ شر اور خیر میں امتیاز کر سکے۔ اور ساتھ ساتھ انسان کو انبیاء کی معیوث کے ذریعے کامیابی و کامرانی کا راستہ

(۲۰) بھی بتا دیا ہے کہ انسان کی بھلائی نیکی کو غالب کرنے اور برائی پر مغلوب ہونے میں ہے زمانہ جاہلیت اور اسلامی معاشرے اور فلسفہ میں تزکیہ نفس کو بہت لازمی گئی ہے قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

قد افلح من زکھا ہ (الشمس)

ترجمہ: "بے شک وہ شخص فلاح پا گیا جس نے اس (نفس) کو پاک کر لیا۔"

تزکیہ نفس کا معنی و مفہوم:

ج

(ا) تزکیہ نفس کا لفظی معنی:

تزکیہ نفس کا عربی زبان میں مطلب کسی چیز کو صاف ستھرا کرنا، اس کی نشوونما کرنا اور اس کو پروان چڑھانا ہے۔

(ب) تزکیہ نفس کا اصطلاحی مفہوم:

تزکیہ نفس کا اصطلاحی مفہوم اپنے نفس کو خواہشات و میلانات سے پاک کرکے نیکی اور خدا ترسی کے راستے پر ڈال دینا اور اس کو درجہ کمال پر پہنچنے کے لائق بنانا ہے۔

(ج) تزکیہ نفس کی مثال کے ذریعے وضاحت:

تزکیہ نفس کو مثال سے یوں سمجھا جا سکتا ہے کہ تزکیہ عمل زمین کے ٹکڑا پر بھی کیا جا سکتا ہے اور انسانی نفس پر بھی کیا جا سکتا ہے اگرچہ ان دونوں پر عمل کی صورت مختلف ہوگی لیکن عمل، حقیقت اور مقصد کے لحاظ سے ایک ہی ہے۔ زمین کا تزکیہ یہ ہے کہ پہلے اس کو کانٹوں سے چھانٹ کر صاف کیا جائے پھر اسی زمین کو ہموار کرکے ہل کے ذریعے نرم کرکے صالح بیج بویا جائے اور پھر اس سے پھل اور پھول اُگ سکیں۔ تزکیہ نفس یہ ہے کہ

Date:

تو انسان کے اندر غلط افکار و نظریات کو ختم کیا جائے اور جاہلی اخلاق و عادات سے جو ناہمواریاں پیدا ہوتی ہیں ان کو دور کیا جائے رسم و رواج کی پرستش سے جو جمود اور زنگ روح کو لگ گئے ہیں ان کا علاج کیا جائے اس کی آنکھیں کھول سکیں اس کا دماغ سوچ سکے۔ اور اپنی فطری صلاحیتوں کے مطابق اپنی ذہنی، اخلاقی اور روحانی ترقی کے اس مقام پر پہنچ سکے جس مقام تک پہنچنے کی اللہ نے اسے صلاحیت دے رکھی ہے۔

3. تزکیہ نفس کی قرآن و سنت اور اسلامی معاشرے میں اہمیت:

ذیل میں پیراگراف تزکیہ نفس کی اہمیت بیان کی گئی ہے۔

قرآن مجید کے مطابق نفس کی مختلف حالتیں ذیل میں واضح کی گئی ہیں۔

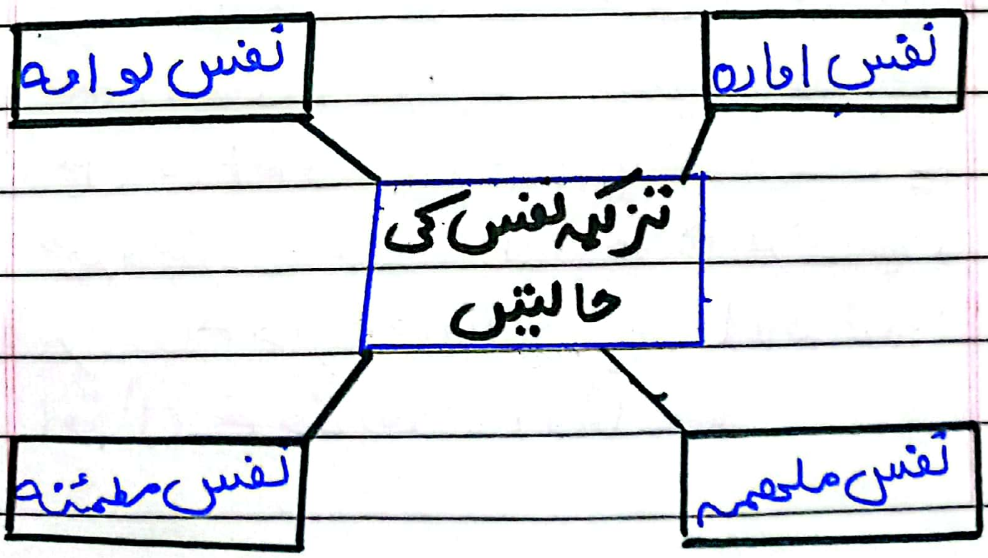

(ا) نفسِ امارہ:

اسے نفسِ امارہ اس لئے کہتے ہیں کہ یہ نفس ہر وقت برائی کا حکم دیتا ہے قرآن مجید میں اس کا تذکرہ سورہ یوسف میں یوں بیان کیا گیا ہے

ترجمہ: "یعنی نفس برائی کا امر کرتا ہے۔"

اکثر لوگ نفسِ امارہ کے حامل ہوتے ہیں یہ برائی پر آمادہ کرنے والا نفس ہے یعنی حبشی رجحانات ہیں شاعر نے انسان کی حالت کو یوں ظاہر کیا ہے

فرشتہ سے بہتر ہے انسان ہونا
مگر اس میں پڑتی ہے محنت زیادہ

(ب) نفسِ لوامہ:

نفس کی دوسری حالت نفسِ لوامہ ہے یہ ملامت کرنے والا نفس ہے یہ گناہ پر ملامت کرتا ہے ایسے نفس کو جزا و سزا، نیکی، برائی اور آخرت ہمیشہ یاد رہتے ہیں یہ الجھن و حیرت والا نفس ہے یہ خیر و شر کے معرکے میں "مقامِ فکر" سے بڑھ کر "مقامِ ذکر" کی ملکیت ہے۔ علامہ محمد اقبال نے درست فرمایا ہے۔

Date: ____________

مقامِ فکر ہے پیمائشِ زمان و مکان
مقامِ ذکر ہے سبحان ربی الاعلیٰ

(ج) نفسِ ملہمہ

نفس کی تیسری حالت "نفس ملہمہ" کی ہے۔ یعنی الہام والا نفس ایسے نفس کو گناہ اور معصیت سے پہلے الہام ہو جاتا ہے یہ نبی والا مقام ہے جیسے وحی آتی ہے "دین و فقر پر چلنے والے اسے عالم فردیت کہتے ہیں۔" نبی کریم نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے

انما البشر مثلکم یوحی الی ۵

ترجمہ: میں تمہارے جیسا بشر ہوں جس پر وحی آتی ہے۔"

(د) نفسِ مطمئنہ:

نفس مطمئنہ نفس کی چوتھی حالت کا نام ہے گویا نفس شیطان سے رہائی پاکر اپنی منزل مقصود یعنی جنت میں داخل ہو جاتا ہے

ارشادِ باری تعالیٰ ہے

ترجمہ: اے نفس مطمئنہ اللہ کی طرف رجوع کر اس حالت

میں کہ وہ تجھ سے راضی ہے
اور تو اس سے راضی ہے۔
نفس مطمئنہ بندگی کی انتہا کا نام ہے۔

4. تزکیہ نفس کا طریقہ کار:

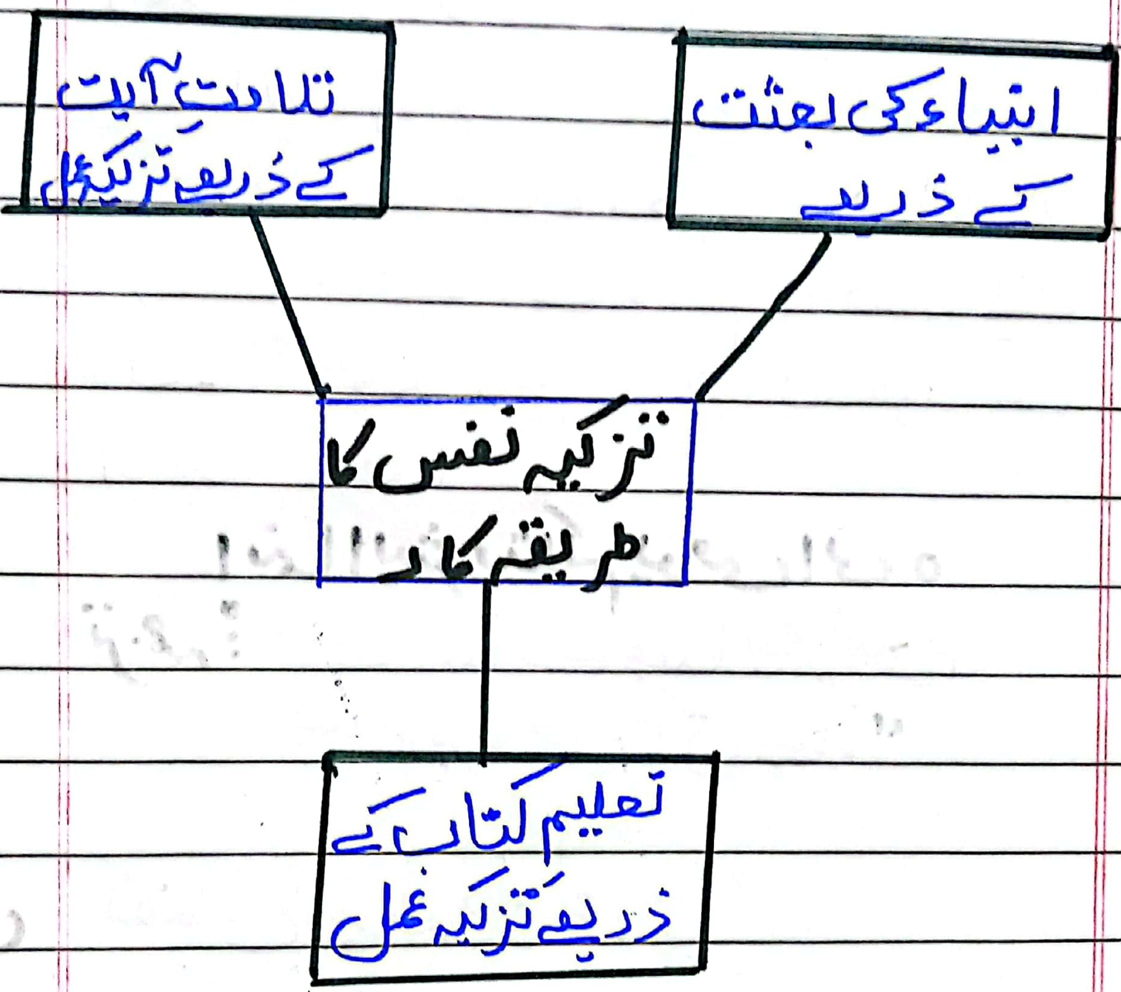

5. تزکیہ نفس کی زمانہ جاہلیت اور اسلامی معاشرے کا تاریخی پس منظر:

اسلام کے فلسفے کے علاوہ زمانہ جاہلیت میں بھی فلسفہ تزکیہ نفس کو بہت اہمیت دی گئی ہے۔

Date: ____________

ایتھنز کے معبد کے دروازے پر سقراط کا یہ قول لکھا ہے۔

اے انسان تو اپنے آپ کو پہچان۔

اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یونانی حکمت میں بھی تزکیہ نفس کو خاص اہمیت دی جاتی تھی۔ اسلام میں بھی یہ مقولہ مشہور ہے کہ " **من عرف نفسه فقد عرف ربه۔**"

ترجمہ: جس نے اپنے آپ کو پہچان لیا اس نے اپنے رب کو پہچان لیا۔

6. خلاصہ بحث:

تزکیہ نفس ← تزکیہ عمل ← تزکیہ معاملات

پس اس تفصیل سے ثابت ہوا تزکیہ کوئی منفرد عمل نہیں بلکہ اس کے اطوار دور دور تک پھیلے ہیں انسانی نفس کا ہر گوشہ زندگی کا پہلو ہے اور اسلامی معاشرے نے اس کی اہمیت پر زور دیا ہے۔